ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

ایڈیٹر
نسیم سیفی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفاتر کی عمارت کا افتتاح کرنے سے قبل فضل عمر فاؤنڈیشن کے مقاصد پر خطاب فرما رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

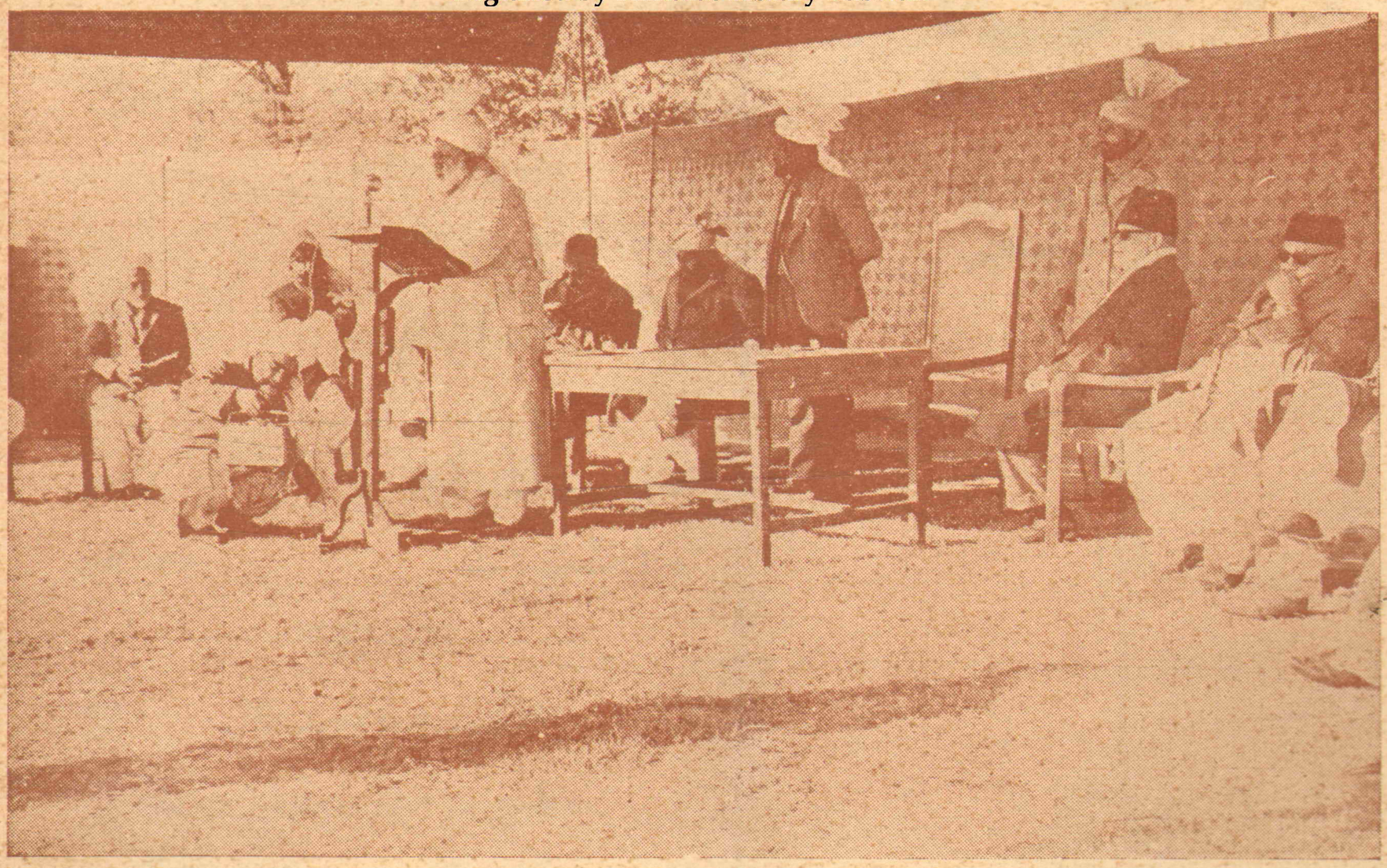

Hazrat Amirul Momineen, Khalifatul Masih III speaking on the aims and objects of the Fazle Umar Foundation, immediately before declaring the offices of the Foundation open.

چندہ سالانہ دو روپے　　جون ۱۹۶۷ء　　قیمت فی کاپی بیس پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

جون ۱۹۶۷ء

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

چندہ سالانہ:- دو روپیہ۔ فی پرچہ بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب

- آپس میں (اداریہ) ۲
- شکر کا مقام ۴
- ایک شعر ″
- بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اسکے نتائج تقریر مولانا نذیر احمد صاحب مبشر بر موقع جلسہ سالانہ ۵
- خلافت ثالثہ (نظم) ۱۱
- تحریک جدید کی خبریں ۱۲
- کسرِ صلیب ۱۴
- ایک بروقت انتباہ ۲۰
- اشتہارات ۲۱-۲۴

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۳ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۶

احسان ۱۳۴۶ھ ش جون ۱۹۶۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپس میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقفِ عارضی کی سکیم جاری فرما کر جماعت پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اس سے ایک طرف تو ہر شخص کو تبلیغی جہاد میں حصہ لینے کا موقع بہم پہنچا دیا گیا ہے اور دوسری طرف تبلیغی جہاد کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے والوں کی تعداد میں ایک معتدبہ اضافے کے مواقع پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ساری جماعت یا جماعت کا ایک کثیر حصہ کسی نہ کسی رنگ میں دو سے چھ ہفتے تک وقف کر کے اپنے آپ کو تبلیغی اور تربیتی میدان میں لے آئے تو یقیناً بہت سے دوستوں کے دلوں میں یہ جذبہ بھی پیدا ہو گا کہ وہ جماعت کی ضرورت کے مطابق ایک زیادہ لمبے عرصہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

قربانی کے اس نفسیاتی پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:۔

"تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں، مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجے کی قربانی کر رہے ہوں۔ اگر تم ایسا خیال کرو تو یہ ایسی ہی بات ہو گی جیسے کوئی کھٹے پر آم کا پیوند لگا دے یا آم پر مالٹے کا پیوند لگا دے۔ اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں۔ تو ہمیں اپنی جماعت کو تنور کے پاس لا کر بٹھانا پڑیگا۔ اگر ساری جماعت تنور کے پاس بیٹھی ہو گی اور اس کی گرمی اُسے جھلس رہی ہو تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اُس تنور میں

کُود پڑیں اور حکم ملنے پر آگ میں چھلانگ لگا دیں۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ ساری جماعت تو باغ میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کُودنے کے لئے تیار ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِسی سلسلہ میں حضورؓ فرماتے ہیں :-

"جب قربانی کا وقت آئے گا اُسوقت یہ سوال نہیں رہے گا کہ کوئی مبلغ کب واپس آئے گا اس وقت واپسی کا سوال بالکل عبث ہوگا ——— جب تک ہر مُلک اور ہر علاقہ میں عبداللطیف پیدا نہیں ہو جاتے اُس وقت تک احمدیت کا رُعب پیدا نہیں ہو سکتا۔"

جیسا کہ اُوپر کہا گیا ہے وقفِ عارضی اپنی ذات میں بھی ایک بہت اہم سکیم ہے لیکن اس سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہوگا کہ انشاء اللہ زندگی وقف کرنے والوں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہوگا اور دینِ اسلام کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو جائے گی۔

حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا :-

"قادیان میں بھی اور بیرونی جماعتوں میں بھی ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کریں، انصار اللہ الگ جلسے کریں، خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصول کو پھر تازہ کیا جائے۔ جہاں جماعتیں مختلف حلقوں میں تقسیم ہوں وہاں الگ الگ حلقوں میں جلسے کئے جائیں اور دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کر کے اور اس کے مطالبات کی اہمیت کو بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادّہ پیدا کیا جائے۔"

اب پھر اِس بات کی شدّت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ پر ایسے جلسے منعقد کریں جن میں تحریک جدید کے مختلف مطالبات کی وضاحت کی جائے اور احبابِ جماعت کو تلقین کی جائے کہ وہ ہر مطالبہ پر سختی سے عمل کریں۔ تبلیغِ اسلام کے لئے ہمیں جس قربانی کی ضرورت ہے وہ صرف اور صرف تحریکِ جدید کے مطالبات پر عمل کرنے ہی سے ممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہر جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید موجود ہیں اُن کو چاہیئے کہ تحریکِ جدید کے جلسوں کا انتظام کریں اور اِس سلسلہ میں اپنی کارکردگی سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ اِن جلسوں کے سلسلہ میں اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو آپ ہمیں لکھیں ہم انشاء اللہ ہر ممکن کوشش کرینگے کہ آپ کا جلسہ کامیاب ہو۔

اقتباس

شکر کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرضِ اعلاءِ کلمہ اسلام و اشاعتِ نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ دینِ اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دونگا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جسکو اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسولؐ کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدے کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔" (فتح اسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا ہیں نگر ز غلمانِ محمدؐ

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فارسی شعر کا ترجمہ یہ ہے:-

اگرچہ کرامت یعنی معجزنمائی دنیا سے مفقود ہو چکی ہے لیکن اِدھر آ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں سے معجزے دیکھ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے زیادہ زوردار الفاظ میں جس دعویٰ کو پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حیّ و قیوم ہے اور وہ آج بھی اپنے بندوں سے اسی طرح تعلق پیدا کرتا ہے جس طرح پہلے زمانوں میں کیا کرتا تھا اور آج بھی انسان ہر اُس کمال تک پہنچ سکتا ہے جس پر آج سے پہلے کا کوئی انسان پہنچ چکا ہے لیکن یہ سب کچھ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی کے نتیجہ میں ممکن ہے۔ اب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر کوئی شخص کوئی روحانی فضیلت حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام اور اسلام کے رسولؐ کے زندہ ہونے کی سب سے بڑی

(باقی صـــ پر)

بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اس کے نتائج

(تقریر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر بر موقع جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

مغربی مفکرین کے خیالات میں خوشگوار تبدیلی

غرض یہ اور اس قسم کے بیسیوں من گھڑت قصے ان لوگوں نے عوام میں پھیلا رکھے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد اور جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں ان کے موقف میں پھر تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور اب اسلام کے متعلق ان کا موقف ہمدردانہ ہے، گو کسی وقت مخالفت بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے مبلغ ہالینڈ کی طرف سے جو رپورٹ موصول ہوئی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے مشن کی طرف سے "مسیح کشمیر میں" کے نام سے ڈچ زبان میں ایک مختصر سا کتابچہ شائع کیا گیا اور مبلغین نے احباب جماعت کے ساتھ مل کر اس کتابچہ کو لوگوں کے گھروں پر اُن کے لیٹر بکس میں ڈالا۔ اس مختصر سے کتابچہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے عظیم الشان انکشاف کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کے سفرِ کشمیر پر مختصر سی روشنی ڈالی گئی تھی اور ساتھ ہی حضرت مسیحؑ کے مقبرہ کی تصویر بھی دی گئی تھی۔

اتفاق سے ایسا ایک پمفلٹ کیتھولک عیسائیوں کے اخبار کے چیف ایڈیٹر کو بھی ملا۔ جب اس نے اس کو پڑھا تو اُسے سخت غصہ آیا اور اس نے اپنے اخبار میں اس پمفلٹ کے خلاف ایک مضمون لکھا کہ یہ کون لوگ ہیں، یہاں کیا کرنے آئے ہیں اور انہیں یہاں آنے کی کس نے اجازت دی ہے؟ جب یہ مضمون اخبار میں چھپا تو ہالینڈ کے ایک مستشرق ڈاکٹر وان لی اون (Dr. A. Th. Vanleeuwen) نے اس پر ایک مضمون لکھا جس میں انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی مختصر تاریخ اور اس کی تبلیغی و اشاعتی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس اخبار کے ایڈیٹر کے بارہ میں لکھا:-

"ہمارے ملک کے چرچوں کے اخبارات میں سے ایک بڑے اخبار کے چیف ایڈیٹر نے احمدیہ مسلم مشن کے ایک پمفلٹ پر جو ان کے گھر کے لیٹر بکس میں ڈالا گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا بڑے غیظ و غضب کا اظہار
کیا ہے اور وہ اس پر بڑے
چیں بجبیں ہوئے ہیں۔ اس مضمون
سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایڈیٹر
صاحب اب تک یہی سمجھے بیٹھے ہیں
کہ اسلام کا نام بحر روم کے اُس
پار افریقہ، مشرقِ بعید یعنی انڈونیشیا
میں جو کبھی ڈچ مقبوضات میں شامل
تھا لیا جاتا ہے اور یہ امر ان کی
حیرت اور اچنبھے کا موجب ہے
کہ وہ اسلام اب یورپ میں بھی
اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کر چکا
ہے بلکہ اب ان کے گھر تک آن
پہنچا ہے۔"

(ORIENTA TIE REEKII

PAGE I) اوری اینٹاٹی ریک۔

اسی طرح ایک اور اخبار HET - PAROOL
نے "مسلمان پادری صاحبان سے مناظرہ چاہتے
ہیں" کے عنوان سے لکھا:۔

"احمدی مسلمان پادریوں کو للکارتے
ہیں اور یہ سب کچھ ہالینڈ کے اندر
ہو رہا ہے۔ چنانچہ احمدیہ مسلم مشن
ہیگ کے مبلغین کی طرف سے پادری
صاحبان کو ایک خط موصول ہوا
ہے جس میں ان کے اعتقادات
کے بارہ میں دس سوالات کئے گئے ہیں۔"

گزشتہ سال ہالینڈ کے رہنے والے ایک
متعصب مستشرق پروفیسر ڈاکٹر Houben نے اسلام
کے خلاف ایک مضمون لکھا جس میں انہوں اسلام کے
خلاف یہ اعتراضات اُٹھائے تھے کہ:۔

(۱) جماعت احمدیہ اور مسجد ہیگ کو ہالینڈ میں
اسلام کا نمائندہ تصور کرنا غلط ہے کیونکہ
اس کے بانی پر دوسرے مسلمانوں نے کفر کے
فتوے لگائے ہیں اس لئے اسلام کی جو تشریح
و توضیح ان کی طرف سے کی جاتی ہے اسے
ہم کسی صورت بھی اسلام کہنے کو تیار نہیں۔

(۲) دوسرا اعتراض انہوں نے یہ کیا کہ اسلام کا
خدا جابر اور قاہر خدا ہے اور یہ کہ مسجد
ہیگ سے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ
میں یہ جو پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ وہ اس
پر ایمان رکھتے ہیں یہ درست نہیں کیونکہ ان
کا مسیح پر وہ ایمان نہیں جو ہم عیسائیوں
کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ اِدھر
ہمارے خلاف یہ مضمون نکلا اُدھر اللہ تعالیٰ نے اس
کے جواب کے لئے بھی بعض مخالفین کو ہی تیار کر دیا۔
چنانچہ ہالینڈ کے ایک کیتھولک اخبار نے مارچ ۱۹۶۶ء
کی اشاعت میں "جماعت احمدیہ عیسائی علماء کے لئے
خوف و ہراس کا باعث ہے" کا عنوان دیتے ہوئے
اس مضمون کا مفصل جواب دیا۔ وہ اپنے جواب میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھتے ہیں :-

"پروفیسر ڈاکٹر Hurgronje کا اسلام کے بارہ میں یہ لکھنا کہ وہ ایک جابر اور قاہر اور ہیبت ناک خدا کا تصور پیش کرتا ہے انتہائی مغالطہ آمیزی ہے اور پھر یہ کہنا کہ اسلام میں تجدید و احیاء کی قوت کا فقدان ہے حقیقت سے بالکل ہی بعید بات ہے کیونکہ خود جماعت احمدیہ اسلام کے تجدید و احیاء کا ایک زندہ ثبوت ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ عیسائی علماء اور پادری اس سے خوف کھاتے ہیں۔"

پھر لکھتا ہے :-

"جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی تجدید و احیاء کی کوشش اسلام کی بنیادی تعلیمات یعنی قرآن کریم کے عین مطابق ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں یہ تصور پیش کرتی ہے کہ اسلام کا خدا اپنی مخلوق سے بہت ہی پیار اور محبت کرنے والا ہے۔ جماعت احمدیہ اپنی اس تعلیم کے نتیجہ میں بین الاقوامی اخوت اور برادری کی دعویدار ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس جماعت نے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنے والے مسلمانوں میں سے پانچ لاکھ کے قریب لوگوں کے دلوں میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی رُوح پھونک دی ہے اور ان میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی حقیقی اور سچی تڑپ پیدا کی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس جماعت نے یہ نظریات عیسائیت یا مارکسیت (کمیونزم) سے مستعار نہیں لئے بلکہ حقیقی اسلام کے پیغام کو لیکر ایک طرف پُرانے خیال کے مسلمانوں کی اصلاح کی طرف قدم بڑھایا ہے تو دوسری طرف اپنے اس پیغام کے ذریعہ عیسائی دنیا اور دہریوں پر اتمامِ حجت کر رہی ہے۔

یہ درست ہے کہ جماعت احمدیہ ۵۰ کروڑ مسلمانوں میں سے ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر پروفیسر موصوف کا ایک چھوٹے فرقہ کے مقابل پر کٹر مسلمانوں کی اکثریت کے حق میں فیصلہ دینا کسی طرح بھی درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسلام میں ان معنوں میں کٹر اور متحدہ اکثریت ہے ہی نہیں جن معنوں میں کیتھولک عیسائی یہ لفظ استعمال کرتے ہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اسلام میں کیتھولک مذہب کی طرح کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندھے عقائد موجود ہی نہیں ہیں اور نہ ہی اسلام کسی اور کو اپنی تعلیمات پر حکم تسلیم کرتا ہے بلکہ اسلام کی تعلیم کا ایک ہی سرچشمہ قرآن کریم ہے۔

اسی مضمون میں مضمون نگار آگے چل کر لکھتا ہے :-

"احمدیت اسلام کی مختلف شکلوں میں سے ایک شکل ہے مگر یہ اسلام کی ایک ایسی شکل ہے جو اسلام کی نمائندگی کا پورا پورا حق رکھتی ہے۔ اس تحریک کو یقیناً مختلف خیالات رکھنے والے مسلمانوں کی شدید مخالفت و مخاصمت کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر یہ مخالفت کرنے والے علمی رنگ میں بات کرنے سے تہی دست اور کیتھولک ذہنیت کے مظہر نظر آتے ہیں جو ایسے اختلافی خیالات رکھنے والوں کو کافر اور دائرہ مذہب سے خارج قرار دیتے ہیں۔"

پھر وہ لکھتا ہے :-

"جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگانا کہ وہ ظاہراً تو حضرت مسیح پر ایمان کا اقرار کرتی ہے مگر باطن میں ایمان نہیں رکھتی بھی بالکل لغو اعتراض ہے کیونکہ جماعت احمدیہ قرآنی تعلیمات کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ایک ایسا نبی تسلیم کرتی ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا کلام نازل ہوا اور وہ عیسائیت کے عقیدہ الوہیت مسیح سے اسی طرح انکار کرتی ہے جس طرح پر قرآن کریم اس کا انکار کرتا ہے۔"

(M-65 شمارہ مارچ ۶۶ء)

اُلوہیتِ مسیح اور مفکرین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" یہ تحقیق پیش فرمائی تھی کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اُتارے جانے کے بعد ہجرت کر کے کشمیر کے علاقہ میں چلے گئے اور یہیں اپنی عمر کا بقیہ حصہ گزار کر طبعی موت سے وفات پا گئے۔ چنانچہ اب صدیوں تک الوہیتِ مسیح کا ڈھنڈورا پیٹنے والے خود عیسائیت کے علمبردار بھی حالات سے مجبور ہو کر مسیح کی الوہیت کا اقرار کرنے سے گریز کر رہے ہیں اور اب یورپ میں اس موضوع پر بہت سی کتب چھپ رہی ہیں۔ ہالینڈ کی ایک فرم نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی کتاب Where did Jesus die کا ڈچ زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔ اب اسی فرم نے اس سال ایک اہم کتاب اس موضوع پر شائع کی ہے جس میں وفاتِ مسیح کے دیگر ثبوتوں کے علاوہ یہ ثبوت بھی پیش کیا گیا ہے کہ واقعۂ صلیب کے بعد حضرت مسیح کو چادر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں لپیٹا گیا تھا اور جو اب تک محفوظ چلی آرہی ہے اس کی تصاویر لینے سے پتہ چلا ہے کہ اس پر جو نشانات ہیں وہ ثابت کرتے ہیں کہ مسیحؑ اس وقت زندہ تھے اور ان کا دل ٹھیک کام کر رہا تھا۔ یہ کتاب جس کا نام "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے" ہے یورپ کی دو اہم زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔ پہلے یہ جرمن زبان میں شائع ہوئی تھی اور اس کے بعد اس کا ڈچ ترجمہ شائع ہوا۔ بہر حال اس کتاب کی اشاعت بھی اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ عیسائیت کی کھوکھلی بنیاد اب کمزور ہو رہی ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کو آج سے ستر سال قبل یہ خبر دیدی تھی کہ عیسائیت کے جھوٹے خدا اب ضرور مریں گے اور کوئی انہیں موت کا شکار ہونے سے نہ بچا سکے گا۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"خدا قادر فرماتا ہے اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام اہلِ زمین کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے۔ سو اب دونوں مریں گے کوئی انکو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو تسلیم کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔"

(اشتہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

آج اس مہتم بالشان پیشگوئی کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ مغرب کے عیسائی ملکوں کے حالات اس امر پر گواہ ہیں کہ اس پیشگوئی کا لفظ لفظ پورا ہونے کا وقت آچکا ہے اور الوہیتِ مسیح کا عقیدہ اپنی موت آپ مر رہا ہے۔ چنانچہ ابھی حال میں ہی یعنی ۱۹۶۶ء کے ریڈرز ڈائجسٹ میں امریکہ کے نامی گرامی پادری ڈاکٹر ہیری ایمرسن فاس ڈِک (Dr. Harry Emerson Fosdik) نے Whose God is dead کے عنوان سے ایک تفصیلی مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے عیسائیت میں جو دہریت کی تحریک چل رہی ہے اس پر بھرپور تبصرہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ وراء الوراء اور قادر مطلق خدا ہمیشہ سے زندہ ہے اور زندہ رہے گا البتہ ان لوگوں کا خدا مر چکا ہے جن کا خدا کے متعلق تصور ناقص ہے۔ چنانچہ اپنے اس مضمون میں وہ خدا سے متعلق لوگوں کے غلط تصورات کے ضمن میں اشارۃً عیسائیت کے پیش کردہ خدا کے تصور کی بھی تردید کر گئے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"جوں جوں انسان ترقی کر رہا ہے ہمارے لئے یہ ناگزیر ہے کہ ہم خدا کے متعلق دقیانوسی تصورات کو خیرباد کہتے چلے جائیں یقیناً جاہ و جلال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والا بادشاہ جو سونے کے تخت پر بیٹھ کر
کائنات پر حکمرانی کرتا تھا اب مر چکا ہے۔
اسی طرح انسانی قد و قامت اور انسانی
شکل و صورت اختیار کرنے والا خدا بھی
مر چکا ہے جو دن کو ٹھنڈے اوقات
میں باغوں میں گھومتا تھا۔ اور خلاؤں کا
پُر کرنیوالا خدا تو بالکل ہی مر چکا ہے جس
کا مصرف صرف اتنا ہی سمجھا جاتا تھا کہ
خوابوں سے لیکر بادلوں کی گرج اور بجلی
کی کڑک تک جو بات انسانی سمجھ اور
تصرف سے بالا نظر آئے وہ اسکی طرف
منسوب کر دی جائے اور اس سے زیادہ
اسکے ساتھ کوئی واسطہ نہ رکھا جائے"۔

مغربی ممالک میں عیسائیت کی ناکامی کی اس سے بڑھ کر بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ اب مغربی ممالک میں عیسائیت کی ناکامی کی وجہ سے ایک روحانی خلاء پیدا ہو چکا ہے اور یہ خلاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کے ذریعہ ہی پُر ہوگا اور اس طرح یورپ اور دیگر مغربی ممالک میں خدائے واحد کا جھنڈا گاڑ دیا جائے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اسی اشتہار میں جس کا حوالہ میں ابھی پڑھ چکا ہوں، فرماتے ہیں :-

"سچائی کا آفتاب مغرب سے
چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ
لگے گا اور بعد اسکے توبہ کا دروازہ
بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونیوالے
بڑے زور سے داخل ہو جائینگے
اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے
دل پر فطرت سے دروازے
بند ہیں اور جو نور سے نہیں بلکہ
تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب
ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں مگر
اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ
جائینگے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ
ٹوٹے گا اور نہ کُند ہوگا جبتک دجالیت
کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب
ہے کہ خدا کی سچی توحید جسکو بیابانوں
کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے
غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے
ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ
کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا
اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا
کا ایک ہی ہاتھ سب تدبیروں کو
باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار
سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ
مستعد دلوں کو روشنی عطا کرنے سے۔
تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئینگی"۔

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۹۷ء)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثالثہ

ہر ایک سمت وفورِ خلوصِ قلب و نظر
ہر ایک بات میں ہے دیں کی تمکنت کا اثر

افق پہ اُور ضیائے سحر اُبھر آئی
فلک پہ اُور بھی کچھ روشنی گئی ہے بکھر

حجابِ حسنِ ازل ایک بار پھر سرکا
ہر ایک ذرّہ ہے پھر کوہِ طُور کا ہمسر

خدا کے شیر نے باطل کو پھر ہے للکارا
ہے دشمنوں کے مقابل وہ آج سینہ سپر

لرز گئے ہیں فریب و ریا کے بُتخانے
چمک اُٹھا ہے وفا کی ضیاء سے دیں کا گھر

قدم قدم پہ لئے کامرانیوں نے قدم
نفس نفس نے اُبھارا وقارِ نوعِ بشر

حیاتِ نَو کے تقاضے سُجھا دیئے سب کو
ہر ایک بات بنی ہے چراغِ راہگذر

ہم اپنی خوبیٔ قسمت پہ کیوں نہ ناز کریں
ہوئے ہیں ناصرِ دیں اہلِ دین کے رہبر

تمام عمر کروں سجدہ ہائے شُکرانہ
سرِ نسیم ہے اور ہے امامِ قوم کا در

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی خبریں

مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی و تبلیغی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم جناب مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ انچارج احمدیہ مشن یوگنڈا نہ صرف تبلیغِ اسلام کے جہاد میں شب و روز مصروف ہیں بلکہ آپ مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کے پورا کرنے کی طرف بھی کما حقہٗ توجہ دے رہے ہیں۔ جس طرح مغربی افریقہ میں احمدیہ جماعت نے مدارس کھول کر مسلمانوں کی ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے اسی طرح اب مشرقی افریقہ میں بھی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے پوری پوری جدوجہد کی جارہی ہے۔ یوگنڈا میں بشیر ہائی سکول نہایت کامیابی کے ساتھ تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ حال ہی میں مکرم محمود احمد صاحب بی۔ اے، بی ٹی وہاں تشریف لے گئے ہیں۔ آپ اس سکول کے نامزد پرنسپل ہیں۔

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما نے ایک حالیہ رپورٹ میں تحریر فرمایا ہے:۔

۱۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بشیر ہائی سکول کی عمارت جو زیرِ تعمیر تھی تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ سٹی انجینئر کے عمارت کو پاس کر دینے کے بعد کلاسوں کو نئی عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس موقع پر ایک دعائیہ تقریب منعقد ہوئی۔ محکمۂ تعلیم کے ایجوکیشنل آفیسر MR. BANYA نے عمارت کا افتتاح کیا۔ اخبارات کے رپورٹر، ریڈیو یوگنڈا اور ٹیلیویژن کے نمائندے بھی اس موقع پر موجود تھے۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ ہمارے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سکیم ہے کہ مشرقی افریقہ میں افریقی بھائیوں کی تعلیمی ترقی کے لئے متعدد سکول کھولے جائیں۔ اس سکیم کے تحت ہمارا یہ پہلا قدم ہے۔ ایک لاکھ شلنگ کا یہ پروجیکٹ تھا۔ مرکزِ سلسلہ نے اس پروجیکٹ کی تکمیل کے لئے ایک گرانقدر عطیہ دیا ہے۔ سکول میں تین سو طلباء نے داخلہ لیا ہے۔

متعدد اخباروں نے اس خبر کو شائع کیا اسی طرح ریڈیو یوگنڈا نے یہاں کی سب زبانوں میں اس خبر کو نشر کیا اور ٹیلیویژن نے بھی افتتاح کا منظر دکھایا۔

۲۔ جنجہ کی میونسپل لائبریری میں ایک روز خاکسار گیا۔ دیکھا کہ اسلامی لٹریچر کا وہاں فقدان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف پر وہاں صرف ایک کتاب تھی جو ایک پادری کی تصنیف تھی جس میں آپؐ کی ذات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر حملے تھے۔ اس پر خاکسار نے جنجہ اور کمپالہ کی میونسپل لائبریریوں اور مکرے رے (Makerere) یونیورسٹی کالج کی لائبریری کو ۳۵ کتب کا ایک ایک سیٹ پیش کیا۔ جنہیں بڑی خوشی سے قبول کیا گیا۔ ریڈیو یوگنڈا نے اس خبر کو نشر کیا اور یوگنڈا ارگس (Uganda Argus) نے جنجہ میں کتب کی پیشکش کے موقع کی تصویر اخبار میں شائع کی۔

۳۔ یوگنڈا میں پانچ Kingdoms ہیں۔ ٹورو Toro Kingdom کے بادشاہ کو اُموکاما Omukama کہتے ہیں۔ وہ اِن دنوں کمپالہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کے کمپالہ کے محل میں مکرم مرزا محمد ادریس صاحب اور مکرم مختار احمد صاحب ایاز کے ہمراہ ان سے ملاقات کی۔ قریباً سوا گھنٹہ تک ان کو تبلیغ کا موقع ملا۔ اس سے قبل ان کی تاج پوشی کے موقع پر انہیں "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور "لائف آف محمدؐ" پیش کی گئی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کتب کا ایک حصہ انہوں نے پڑھا ہے۔ ان کے علاقہ میں مشن کھولنے کے متعلق بھی ان سے بات ہوئی۔

۴۔ گزشتہ ماہ پچیس ۲۵ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔

یوروپ

یوروپ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مشن انگلستان، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سپین اور سکینڈے نیویا میں دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ نہ صرف یہ کہ متعدد یوروپین ان مشنوں کی مساعی کے نتیجہ میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں۔ بلکہ اسلام کے متعلق عیسائیوں کا تعصب بھی روز بروز کم ہو رہا ہے اور وہ کسی نہ کسی رنگ میں اسلام کی خوبیوں کا اعتراف کرنے لگے ہیں۔

ہماری اسلامی تقاریب میں مختلف ممالک کے مسلمان باشندے جو یوروپ میں رہ رہے ہیں ایک گونہ دلچسپی لیتے ہیں اور اس بات کا کھلم کھلا اظہار کرتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کی کوششیں نہ ہوتیں تو یورپ میں بسنے والے مسلمان اسلام سے بہت دُور چلے گئے ہوتے اور عیسائی تو تعصب کی تمام حدیں پھاند جاتے۔

گزشتہ عید الاضحیہ کی تقریب سعید کی جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں وہ نہایت خوشکن ہیں۔ ہر جگہ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے اس تقریب میں دلچسپی لی اور اسلام کی اس نہایت بابرکت اور پُرشوکت تقریب کو متعارف کرانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء اکثر ہماری مساجد دیکھنے اور اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے آتے ہیں اور مذہبی تحقیقات میں مصروف لوگ تو ہمارے مبلغین کی خدمات کو خاص طور پر سراہتے ہیں یہ سب باتیں حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی پوری کرتی ہیں کہ ع

"تا ز احمد ہر دو عالم را بیارائی کنند"

کسرِ صلیب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا گیا (نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" کا دوسرا باب جس کا بیان آج خاکسار کی ذمہ داری ہے اُن شہادتوں پر مشتمل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مسیح ناصریؑ کے بچ جانے کی نسبت قرآن شریف اور احادیثِ صحیحہ سے ملیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اِن شہادتوں کی نسبت فرماتے ہیں کہ :-

"یہ دلائل جو اَب ہم اِس باب میں لکھنے لگے ہیں بظاہر ان کی نسبت ہر ایک کو خیال پیدا ہوگا کہ عیسائیوں کے مقابل پر ان وجوہات کو پیش کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ لوگ قرآن شریف یا کسی حدیث کو اپنے لئے حجت نہیں سمجھ سکتے۔"

اور یہ بات ہے بھی درست کیونکہ عیسائیوں کے لئے تو وہی دلائل کوئی وزن رکھ سکتے ہیں جو انکی کتابوں سے لئے گئے ہوں یعنی ہم جو کچھ بھی حضرت مسیحؑ کے متعلق ثابت کرنا چاہتے ہیں جب تک ہم ان کو ان کی ہی کتابوں میں سے نہ دکھائیں وہ ہرگز نہ مانینگے اسلئے ہم حضرت مسیحؑ کے متعلق بحث کرتے ہوئے اُن کے سامنے بائیبل ہی کے حوالوں پر زیادہ تر اکتفا کرتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن شہادتوں کا اِس باب میں ذکر فرمایا ہے وہ دراصل صرف دلائل ہی نہیں بلکہ وہ نشانات کا رنگ رکھتے ہیں یعنی وہ ایسی باتیں ہیں جو قرآن کریم میں یا احادیث میں تو لکھی ہوئی ہیں لیکن ایک لمبے عرصہ سے عیسائی ان کے خلاف عقائد کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اب اِس زمانہ میں جبکہ یہ معتقد تھا کہ کاسرِ صلیب صلیب کو پاش پاش کردے تو مختلف جہات سے ایسی دلیلیں مہیا کی جانے لگی ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ عیسائیوں کے عقائد نہیں بلکہ وہ باتیں جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں اور جو احادیث میں مندرج ہیں وہی درست ہیں۔ چنانچہ اسی بات کی تشریح کرتے ہوئے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں :-

"ہم نے محض اِس غرض سے ان کو لکھا ہے کہ تا عیسائیوں کو قرآن شریف اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ معلوم ہو اور ان پر یہ حقیقت کھلے کہ کیونکر وہ سچائیاں جو صدہا برس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد اب معلوم ہوتی ہیں وہ ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم
نے پہلے سے بیان کر دی ہیں۔"

حضرت اقدسؑ نے سب سے پہلے یہ آیت پیش فرمائی ہے:-

"وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ
شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا
اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ
يَقِيْنًا۔"

یہ آیت اِس بات کو واضح طور پر بیان کرتی ہے
کہ یہودیوں نے نہ تو حضرت مسیح ناصریؑ کو قتل کیا اور
نہ ہی ان کو صلیب پر ہلاک کیا۔ ان کے پاس ہرگز
ایسے دلائل موجود نہیں ہیں جن کی رُو سے وہ یقینی
طور پر کہہ سکیں کہ مسیح صلیب پر وفات پا گئے تھے اور
اسلئے دل مطمئن نہیں ہیں۔ اگرچہ یہودیوں نے ارادہ
تو یہی کیا تھا کہ مسیحؑ کو صلیب پر مار دیا جائے تاکہ وہ یہ
کہہ سکیں کہ چونکہ صلیب پر مرنے والا لعنتی ہوتا ہے
اسلئے حضرت مسیحؑ اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں لیکن
حالات کچھ اِس قسم کے پیدا ہو گئے کہ یہود یقینی طور پر
یہ کہنے کے قابل نہ ہو سکے کہ مسیح صلیب پر وفات پا گئے
ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِن حالات کا
یا یں الفاظ ذکر کیا ہے:-

"یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ مسیح
کے بچانے کے لئے اندھیرا ہوا بھونچال

آیا۔ پلاطوس کی بیوی کو خواب آئی۔
سبت کے دن کی رات قریب ہو گئی۔
جس میں مصلوبوں کو صلیب پر رکھنا روا
نہ تھا۔ حاکم کا دل بوجہ ہولناک خواب
کے مسیح کے چھڑانے کے لئے متوجہ ہوا
یہ تمام واقعات خدا نے اسلئے ایک
ہی دفعہ پیدا کر دیئے تا کہ مسیح کی جان
بچ جائے۔ اِس کے علاوہ مسیح کو غشی
کی حالت میں کر دیا تا ہر ایک کو معلوم
ہو اور یہودیوں پر اس وقت ہیبتناک
نشان بھونچال وغیرہ کو دکھلا کر بزدلی
اور خوف اور عذاب کا اندیشہ طاری
کر دیا اور یہ دھڑکا اس کے علاوہ
تھا کہ سبت کی رات میں لاشیں صلیب
پر نہ رہ جائیں۔ پھر یہ بھی ہوا کہ یہودیوں
نے مسیحؑ کو غشی میں دیکھ کر سمجھ لیا کہ
فوت ہو گیا ہے۔ اندھیرے اور
بھونچال اور گھبراہٹ کا وقت تھا
گھروں کا بھی ان کو فکر ہوا کہ شاید
اِس بھونچال اور اندھیرے سے
بچوں پر کیا گزرتی ہو گی اور یہ دہشت
بھی دلوں پر غالب ہوئی کہ اگر یہ
شخص کاذب اور کافر تھا جیسا کہ ہم
نے اس کو سمجھا ہے تو اس کے اس
دُکھ دینے کے وقت ایسے ہولناک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آثار کیوں ظاہر ہوئے ہیں جو اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئے۔ لہٰذا ان کے دل بے قرار ہو کر اس لائق نہ رہے کہ وہ مسیح کو اچھی طرح دیکھتے کہ آیا مر گیا یا کیا حال ہے مگر درحقیقت یہ سب امور مسیح کے بچانے کے لئے خدائی تدبیریں تھیں اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ یعنی یہود نے مسیح کو جان سے مارا نہیں ہے لیکن خدا نے ان کو شبہ میں ڈال دیا کہ گویا جان سے مار دیا ہے۔"

اس بات کا مزید ثبوت مہیا کرنے کے لئے کہ حضرت مسیح ناصریؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ وہاں سے زندہ اتار لئے گئے تھے اور اس کے بعد انہوں نے ایک طبعی لمبی عمر پائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کی یہ آیت پیش فرماتے ہیں۔ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ جس کا مطلب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں یہ ہے کہ "دنیا میں بھی مسیح کو اس کی زندگی میں وجاہت یعنی عزت اور مرتبہ اور عام لوگوں کی نظر میں عظمت اور بزرگی ملے گی اور آخرت میں بھی۔" حضورؑ اس سے استدلال یہ فرماتے ہیں کہ "حضرت مسیح نے ہیرودیس اور پلاطوس کے علاقے میں کوئی عزت نہیں پائی بلکہ غایت درجہ کی تحقیر کی گئی اور یہ خیال کہ دنیا میں پھر آکر عزت اور بزرگی پائیں گے یہ ایک بے اصل وہم ہے جو نہ صرف خدا تعالیٰ کی کتابوں کے مخالف بلکہ اس کے قدیم قانونِ قدرت سے بھی مغائر اور مبائن اور پھر ایک بے ثبوت امر ہے۔

ان حالات میں یہ لازمی تھا کہ حضرت مسیح کو کسی اور جگہ پر لے جا کر ان کی عزت و احترام قائم کئے جاتے۔ چنانچہ اب یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مسیح ناصریؑ اپنے علاقے سے بچ بچا کر نکل آئے تھے جو اس صورت میں ممکن تھا کہ وہ صلیب سے زندہ اتار لئے گئے ہوتے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف کتب کا ذکر کر کے بلکہ بعض دیگر تاریخی شواہد مثلاً حکومتِ سکے وغیرہ پیش فرما کر اس بات کا ثبوت مہیا فرمایا ہے کہ مسیح کشمیر میں آئے تھے اور باقیماندہ زندگی کے دن وہیں گزار کر طبعی موت سے اس جہان سے گزر گئے تھے۔

قرآن کریم کی تیسری آیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں پیش فرمائی ہے وہ آیت وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ہے۔ یعنی اے عیسیٰ میں ان الزاموں سے تجھے بری کروں گا اور تیرا پاکدامن ہونا ثابت کروں گا اور ان تہمتوں کو دور کروں گا جو تیرے پر یہود اور نصاریٰ نے لگائیں۔

ایک لمبے عرصہ تک یہ تہمتیں اور الزام دہرائے جاتے رہے ہیں لیکن مسیح کی آمدِ ثانی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا زمانہ وہ زمانہ تھا جس میں ان کی بریت ہونی تھی چنانچہ اس زمانہ میں ایسا ہی ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی یہ تین آیات پیش فرمانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض احادیث پیش فرمائی ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلی حدیث تو وہ ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح ناصریؑ کی عمر کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ظاہر ہے کہ اگر وہ ۳۳ برس کی عمر میں آسمان کی طرف اُٹھائے جاتے تو اِس صورت میں ۱۲۵ برس کی روایت صحیح نہیں ٹھہر سکتی اور نہ وہ اِس چھوٹی سی عمر میں یعنی ۳۳ برس میں سیاحت کر سکتے تھے۔"

کنز العمال جو احادیث کی ایک جامع کتاب ہے اس میں ایک حدیث یہ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل کرتا رہ۔ یعنی ایک مُلک سے دوسرے مُلک کی طرف جاتا کہ کوئی تجھے پہچان کر دُکھ نہ دے۔ پھر اِسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہُوا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہمیشہ سیاحت کیا کرتے تھے اور ایک مُلک سے دوسرے ملک کی طرف سَیر کرتے تھے اور جہاں شام ہو جاتی تھی جنگل کے بقولات میں سے کچھ کھاتے تھے اور خالص پانی پیتے تھے۔

عیسائی حضرات آج تک یہ مانتے رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر وفات پا گئے تھے اور پھر چند روز اپنے حواریوں کے ساتھ رہ کر آسمان پر چلے گئے تھے۔ اِس کے برعکس خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں وضاحت سے فرما دیا تھا کہ درحقیقت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے زندہ بچا لئے گئے تھے اور یہود کو محض غلط فہمی ہوئی تھی کہ وہ وہاں وفات پا گئے ہیں صلیب سے زندہ اُترنے کے بعد قرآن و حدیث کی رُو سے مسیح ایک عرصہ تک سیاحت کرتے رہے۔

اِس زمانہ میں عیسائیوں نے خود ہی اِن باتوں کو سچا ثابت کر دیا ہے۔ اب تمام بڑے بڑے پادریوں کی شب و روز بحثیں ایسے موضوعات پر ہیں جو عیسائیوں کے پُرانے عقائد کا بطلان کرتی ہیں اور قرآن و حدیث کی تصدیق۔ اور چونکہ یہود اور عیسائی حضرات دونوں سے یہ باتیں تعلق رکھتی ہیں اس لئے عیسائی اور یہود دونوں ہی مصروفِ عمل ہیں اور یہ معجزہ نہیں تو اَور کیا ہے کہ ایک یہودی اور ایک عیسائی نے مل کر ایک کتاب لکھی ہے اور اس میں ثابت یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ کتاب کا نام ہے

"Jesus in Rome"

کتاب کے پبلشر نے مصنفین کا تعارف کراتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے یہ الفاظ لکھے ہیں :-

"اِس کتاب کے مصنفین کا یہ عقیدہ ہے کہ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام دفتری ریکارڈ کے مطابق تو سن تیس[۳۰] عیسوی میں صلیب پر وفات پا گئے تھے لیکن درحقیقت وہ صلیب سے بچ گئے تھے اور پارتھیا کی طرف چلے گئے تھے اور سن پینتیس عیسوی میں ان کو دمشق والی سڑک پر چلتے ہوئے سینٹ پال نے دیکھا تھا۔ سینٹ پال انہیں پکڑ کر دوبارہ صلیب پر چڑھانے کے لئے لینے گئے تھے۔ St Ignatius نے سمرنا کے لوگوں کو لکھا تھا۔ اور یہ تحریر کوئی سن ستّر[۷۰] عیسوی کی ہے کہ وہ خوب جانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں اور اسی گوشت پوست میں ہیں۔ ایک کتاب جس کا نام "Twelve Caesars" ہے اور جس کا مصنف Suetonius ہے اس میں سن انچاس[۴۹] عیسوی کی ایک رپورٹ درج ہے کہ اس وقت مسیح ناصری نے روم میں گڑبڑ پیدا کی تھی آخرکار عیسیٰ علیہ السلام کہاں گئے؟ اِس سوال کا مصنفین نے اپنی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ اِن خیالات کو انہوں نے اپنی کتاب میں جگہ دی ہے کہ مسلمان مصنفین اور ان سے پہلے بعض دوسرے مصنفین نے کہا ہے کہ وہ سن پچاس[۵۰] عیسوی میں ہندوستان میں تھے اور St Thome نے سن بہتّر[۷۲] میں ان کو سری نگر میں دفن کیا تھا۔"

حال ہی میں امریکہ کے رسالہ Time میں ایک مضمون چھپا ہے جس کا عنوان ہے :-

"Did Christ die on the Cross."

اور اس میں ایک پادری ہیوشان فیلڈ کی کتاب the Passorer Plot پر تبصرہ کیا گیا ہے یہ الفاظ خاص طور پر قابلِ غور ہیں :-

"He argues that while on the Cross Jesus took a drug That rendered him unconscious and made him appear dead when he was taken down so

Digitized by Khilafat Library Rabwah

that later he could be removed from the tomb by friends intent on restoring him to a long and healthy life."

اسی طرح مشرقی افریقہ کے ایک اخبار سنڈے نیشن کینیا نے حال ہی میں لکھا:۔

"حضرت مسیح کی وفات کو زیر بحث لانا تو گویا ایسا ہے کہ اسے کفر گردانا جاسکتا ہے لیکن اس بات پر یقین کرنے کے لئے شواہد موجود ہیں کہ وہ صلیب پر بیہوش ہو گئے تھے۔ انہیں مُردہ خیال کیا گیا تھا اور کچھ عرصہ بیہوشی کی حالت میں رہ کر وہ اچھے ہو گئے تھے۔

۱۹۰۸ء میں ڈاکٹر کلارک نے نیویارک کے میڈیکل ریکارڈ میں اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ مسیح کی بظاہر موت ہو سکتا ہے کہ بیہوشی کا دورہ ہی ہو۔"

حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی باتیں اب خود عیسائی ہی سچی ثابت کر رہے ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزنمائی نہیں تو اور کیا ہے؟ انگلستان کے ایک رسالہ نے حال ہی میں لکھا ہے:۔

"انسان کی اس زبردست خواہش نے کہ وہ خدا تعالیٰ کو معلوم کرے ایک نیا روپ دھارا ہے۔ ڈیوڈ ڈکنسن ہیو (Hugh) کہتے ہیں کہ پرانا مسیحی عقیدہ مسیح کو خدا ماننے سے شروع ہوتا تھا اور پھر یہ بات سمجھانے کی کوشش کی جاتی تھی کہ خدا انسان کس طرح بن گیا لیکن اب اس ناقابلِ تردید حقیقت سے شروع ہوتا ہے کہ مسیح ایک انسان تھا اور پھر اس بات کی وضاحت کی کوشش کی جاتی ہے کہ خدا نے مسیح کے ذریعہ کیسے کیسے کام کئے۔"

ایک شعر

(بقیہ صفحہ ۴)

دلیل یہی دی ہے کہ اسلام کی پیروی اور رسولؐ کی محبت اور اتباع میں آج بھی ایسے معجزے دکھائے جاسکتے ہیں جن سے انسان اور اس کے خالق کا گہرا تعلق ثابت ہو سکے ــــ زیرِ وضاحت شعر میں حضرت اقدسؑ نے معجزنمائی کا دعویٰ فرمایا ہے اور اس دعویٰ کی بنیاد آنحضرتؐ کی غلامی کے شرف کو قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی صحیح معنوں میں اسلامی شریعت پر کاربند ہو سکیں اور اپنے آپکو عشقِ رسولؐ میں فنا کر کے اپنی زندگیوں کے ہر پہلو کو معجزنمائی کے مقام پر لاکر کھڑا کر دیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ایک بروقت انتباہ!

سیکرٹریانِ تحریک جدید جماعتوں کا جائزہ لیکر مصروفِ عمل ہو جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی غیر معمولی ترقی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک زندہ نشان ہے۔ اِس پر ہمیں بجا طور پر مسرت بھی ہے اور فخر بھی۔ اِس نشان پر غور کر کے دل حمد سے بھر جاتا ہے لیکن جس اہم نکتہ کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو جلسہ سالانہ کی تقریر بتاریخ ۲۷ر جنوری ۶۷ء میں توجہ دلائی ہے وہ پاکستانی جماعتوں کے لئے لمحۂ فکریہ پیدا کرنے کا موجب ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بروقت انتباہ کہ بیرونی ممالک کی جماعتیں مجموعی طور پر پاکستانی جماعتوں سے اشاعتِ اسلام کے لئے تحریک جدید کو زیادہ اموال پیش کر رہی ہیں ہمیں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور پاکستانی جماعتوں کو مکلّف کرتا ہے کہ وہ پہلے سے کہیں تیز تر رفتار سے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کو پیش کریں، مبادا کوئی اَور قوم انفرادی لحاظ سے پاکستانی جماعتوں سے سبقت لے جائے۔

حضور ایّدہ اللہ تعالےٰ کے اِس بروقت انتباہ سے ہمیں پُوری طرح مستعد ہو جانا چاہیئے اور تحریک جدید کے چندوں کو اِس نظام کی وسعت اور ضرورت کے مطابق بڑھاتے چلے جانا چاہیئے۔ سیکرٹریانِ تحریک جدید ذمہ وار ہیں کہ وہ اِس انتباہ کے پیشِ نظر اپنی اپنی جماعت کا محاسبہ کریں اور اگر کوئی دوست اپنی مالی حیثیت سے کم چندہ دے رہے ہیں تو انہیں مناسب اضافہ پر آمادہ کریں۔ زیادہ نہیں تو کم از کم اس معیار پر ضرور ہر دوست کو لے آئیں کہ ان کا چندہ ان کی ماہوار آمد کے پانچویں حصّہ سے کم نہ رہے۔

خاکسار۔ شبّیر احمد
وکیل المال ثانی۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کے مرکبات

★ اکسیر پائیوریا۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تکالیف کا شافی علاج۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ صرف۔

★ مفید منجن۔ دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور منہ کو خوشبودار بناتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

★ تریاقِ معدہ۔ معدہ اور پیٹ کے امراض کیلئے مفید دوا۔ پیٹ درد، بدہضمی، اپھارا اور قبض کیلئے مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

★ سرمہ ہمدرد چشم۔ کمزوریٔ نظر، آنکھوں سے پانی بہنا، خارش اور کھرکوں کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ

★ پیامِ نور۔ تلی اور جگر کا بڑھ جانا، ضعف جگر، ضعف ہضم، دائمی قبض اور خرابیٔ خون کو دور کرتا ہے۔ قیمت چار روپے

★ حبوب مفید اٹھرا۔ مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج۔ مکمل کورس پندرہ روپے

★ اکسیر اولادِ نرینہ۔ مرض اٹھرا اور اولادِ نرینہ کے بفضلہ کامیاب علاج۔ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سٹ!
اور
چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موازنہ مذاہب

"میدانِ عمل" — نسیم سیفی

اِس کتاب میں اسلام کی ترقی اور عیسائیت کی شکست کی ایک واضح تصویر دکھائی گئی ہے۔ اِس کتاب کے مندرجہ ذیل مضامین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:۔

۱۔ اسلام اور عیسائیت کی موجودہ جنگ اور اس کا پس منظر۔
۲۔ ڈاکٹر ولی گراہم اور احمدی مبلغین۔
۳۔ عیسائیت کی شکست کی تدریجی منازل۔
۴۔ کسرِ صلیب کا ایک اور ثبوت۔

قیمت:۔ بارہ آنے (پچھتر پیسے)

احمدیہ بکڈپو۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

تبلیغی ماہنامہ الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

ا۔ "رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی گئی ہے۔"

ب۔ "مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیکدل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

چندہ سالانہ:۔ پھ روپے

مینجر الفرقان۔ ربوہ

کلامِ حسنؔ رہتاسی

ربوہ مکہ ہمارا اوّلیں مقصود ہے
قادیاں دارالاماں پھر ربوہ موعود ہے
ربوہ ثالث جو ہم کو حق تعالیٰ نے دیا
وہ یہی ہے نام جس کا ربوہ محمود ہے

ایک عظیم احمدی شاعر کا مجموعہ کلام آپکی تشنگی دُور کردیگا۔

مرتبہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض۔ قیمت -/۲ روپے۔

سوونیئر۔ ۲

فاروق۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

جس میں جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تحریر میں کشمیر کی جنگِ آزادی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں دیئے گئے ہیں جو ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

قیمت صرف -/۳ روپے۔

برہانِ ہدایت

مصنفہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔ حیرت انگیز تبلیغی واقعات کا مجموعہ۔

قیمت صرف -/۵ روپے۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

گرین لیف بک سنٹر۔ گول بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نورُ کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر جو آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی۔ سوا روپیہ

تریاقِ اثمار

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مشہور عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس۔ پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

المنار دواخانہ ربوہ کے خاص تحفے

شانتی۔ اٹھرا کے لئے خاص دوا ہے جو رحم کو طاقت دیتی۔ بیقاعدگی ایام کو درست کرتی۔ جگر اور معدہ کی اصلاح کر کے جسم میں صالح خون پیدا کرتی اور چہرہ کی رنگت کو نکھارتی ہے۔ کمر درد، سر درد، پنڈلیوں میں درد، ہاتھ پاؤں میں جلن اور عام جسمانی کمزوری کو دُور کر کے صحت کو بحال کرتی ہے۔

قیمت چالیس خوراک پانچ روپے۔

تریاق سلیمانی۔ یہ خوش ذائقہ چورن بدہضمی، دردِ شکم، تبخیر معدہ، ہیضہ، اسہال، قولنج، متلی، قے، بھوک نہ لگنا، قبض اور تبخیر معدہ کی وجہ سے اختلاجِ قلب میں بیحد مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دیکر بھوک بڑھاتا اور غذا کو جزوِ بدن بننے میں مدد دیتا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ایک روپیہ بڑی شیشی دو روپے۔

کاجل چشم نور۔ آنکھوں کی چمک، خوبصورتی اور صحت کے لئے۔ بڑی شیشی ۲۵—۱ روپیہ۔

سرمہ چشم نور۔ امراضِ چشم کے لئے بہترین سرمہ۔ فی تولہ دو روپے۔

زدجام عشق۔ معجون فلاسفہ۔ تریاق بواسیر۔ نورلوشن ۱۵—۰۰ تیز، ۱۰—۰۰ پیسے فی تولہ ۲—۰۰

ملنے کا پتہ

المنار دواخانہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت کیمیکل ورکس ربوہ کی مؤثر ادویات

۱۔ ہاضمون۔ ہاضمہ کی تمام خرابیوں کیلئے مجرب علاج۔ قیمت فی شیشی نصف پاؤ ۵۰/- روپے

۲۔ سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی جملہ امراض کا واحد علاج۔ فی شیشی ۵۰ پیسے۔

۳۔ ریح توڑ گولیاں۔ ہر قسم کی ریاحی دردوں کے واسطے۔ فی سینکڑہ ۱/- روپے۔

۴۔ زود ہام عشق۔ اعصابی کمزوری اور طاقت کی بے نظیر گولیاں۔ فی شیشی ۶۰ گولی ۱/۵ روپے۔

طبی مشورہ مفت حاصل کریں

حکیم نذیر احمد سرتاج الاطباء گول بازار ربوہ

دفتر دوم کی
انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدین دفتر دوم

اِس یادگاری کتاب کی طباعت زیر غور ہے

اِس میں وہ مجاہدین تمام ہوں گے جن کا چندہ سنہ ۱۹۴۵ء سے سنہ ۱۹۶۴ء تک ہر سال بغیر کسی ناغہ کے وصول ہوگا۔

اسلئے

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے

بیمار بہنوں کے لئے نایاب تحفہ

علاوہ فائدہ پر ——— قیمت واپس

ایک ہزار مریض عورتوں کی مصدقہ دوا

سیپاٹون

یہ دوا سیلان الرحم، بندش حیض، درد سے آنا، زیادہ آنا، بانجھ پن، ورم رحم، اعصابی درد، باؤ گولہ کیلئے کامیاب دوا ہے سینکڑوں عورتیں اِس سے صاحب اولاد بن چکی ہیں۔ کثرت اولاد سے پیدا ہونیوالی کمزوری کو دور کر کے چہرہ انار کی طرح سرخ بناتی ہے ہر موسم ہر عمر اور ہر مزاج کیلئے یکساں مفید۔ آزمائش شرط ہے۔

قیمت فی شیشی علاوہ محصول ڈاک ۵ روپے

ملنے کا پتہ

ایچ۔ پی فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) ضلع گجرات